22758 ـ كيا سر ڈھانپنا شرعی طور پر واجب ہے

سوال

كيا آپ مجھے بتا سكتے ہيں كس عالم دين كا مذہب ہے كہ مردوں كے ليے سر ڈھانپنا واجب ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ہمارے علم كے مطابق علماء ميں سے كوئى بھى مردوں كے سر ڈھانپنے كے وجوب كا قائل نہيں ہے، ليكن كچھ علماء كرام نے اسے مستحبات ميں شمار كيا ہے، اور انہوں نے لوگوں كے سامنے سر ننگا كرنے كو خلاف مروت قرار ديا ہے، اور خاص كر جب كوئى زيادہ عمر كا شخص ايسا كرے، يا پھر كوئى عالم دين سر ننگا ركھے تو يہ خلاف مروہ شمار كرتے ہيں، كيونكہ ان كا سر ننگا ركھنا دوسروں كى بنسبت زيادہ قبيح شمار ہوتا ہے.

اور صحيح يہى ہے كہ يہ ہر دور اور ہر معاشرے ميں خلاف مروہ نہيں، بلكہ لوگوں كى عادات كے اعتبار سے اس كا حكم بھى مختلف ہے.

شاطبى رحمہ اللہ نے اسے لوگوں كى عادت كے اعتبار سے دو قسموں ميں تقسيم كيا ہے:

پہلى قسم:

جس كے اچھے يا قبيح ہونے پر كوئى شرعى دليل دلالت كرتى ہو، تو اس ميں شرع كى طرف رجوع كيا جائےگا، اور لوگوں كى عادات كا اعتبار نہيں ہو گا، مثلا ستر ننگا كرنا، كيونكہ يہ قبيح ہے اور شريعت نے ايسا كرنے سے منع فرمايا ہے، چاہے اكثر لوگ اس كے عادى ہو جائيں.

اور اسى طرح اس كى مثال نجاست زائل كرنا يہ ايك اچھا معاملہ ہے، جس كا شريعت نے حكم ديا ہے، چاہے اكثر لوگ اس كى كوئى پرواہ نہ كريں اور اس كى صفائى كا خيال نہ كريں، اور نجاست سے بچنے كى كوشش نہ كريں.

دوسرى قسم:

لوگ جس كے عادى ہوں، اور اس كى نفى يا اثبات ميں كوئى شرعى دليل وارد نہ ہو.

اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی: وہ عادات جو ثابت ہیں اور تبدیل نہیں ہوتیں، مثلا کھانے پینے کی خواہش.

دوسری: تبدیل ہونے والی عادات، تو معاشرے کے مختلف ہونے سے قبیح اور حسن ہونا بھی مختلف ہے.

اس قسم کی امام شاطبی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں: مثلا سر ننگا رکھنا، تو یہ جگہوں اور علاقوں کے اعتبار سے مختلف ہے، مشرقی علاقوں میں ذو مروت اشخاص کے لیے یہ قبیح ہے، اور مغربی علاقوں میں قبیح نہیں، تو اس کے مختلف ہونے سے شرعی حکم مختلف ہے، اس طرح اہل مشرق کے ہاں ان کے عادل ہونے میں یہ جرح اور قدح شمار ہوتا ہے، اور مغرب والوں کے ہاں اسے جرح شمار نہیں کیا جاتا.

دیکھیں: الموفقات (2 / 284).

نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ: مردوں کے لیے سر ڈھانپنا ان امور میں شامل ہوتا ہے جس کے لیے لوگوں کی عادات کی طرف رجوع کیا جائیگا، اور مرد کو چاہیے کہ وہ اپنے اس معاشرے کی عادات اپنائے جہاں وہ رہ رہا ہے، جب تک وہ عادات شریعت کے مخالف نہ ہوں، لیکن اگر شریعت کے مخالف ہیں تو پھر نہیں، تا کہ لباس وغیرہ شہرت میں امتیاز نہ ہو جس سے شرعا منع کیا گیا ہے.

واللہ اعلم .